محبت کا تہوار (ویلنٹائن ڈے) منانا

محبت کا تہوار (ویلنٹائن ڈے) منانا

سب تعریفات اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جو سب کا پروردگار ہے ، اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام ہوں اور ان کی آل اور سب صحابہ کرام پر اللہ تعالی کی رحمتوں کا نزول ہو۔

اما بعد :

اللہ سبحانہ وتعالی نے ہمارے لیے اسلام کو دین اختیار کیا ہے اور وہ کسی سے بھی اس دین کے علاوہ کوئی اور دین قبول نہیں کرے گا جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

{اور جو کوئی دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا اس سے اس کا وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا} آل عمران (85) ۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہ بتایا ہے کہ ان کی امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہونگے جو اللہ تعالی کے دشمنوں کے بعض شعائر اور دینی علامات وعادات میں ان کی پیروی اور اتباع کرینگے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں اس کا ذکر ملتا ہے :

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں کی بالشت بربالشت اور ہاتھ برہاتھ پیروی کروگے ، حتی کہ اگر وہ گوہ کے بل میں داخل ہوئے توتم بھی ان کی پیروی میں اس میں داخل ہوگے ، ہم نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم : کیا یھودیوں اور عیسائیوں کی ؟ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کون ؟ !) امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من کان قبلکم میں روایت کیا ہے دیکھیں صحیح بخاری (151/8) ۔

اور امام مسلم نے کتاب العلم باب اتباع سنن الیھود والنصاری میں ذکر کیا ہے دیکھیں صحیح مسلم (2054/4) ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بتایا اس کا وقوع ہوچکا ہے اور ان آخری ایام میں مسلمان ممالک کے اندر یہ پھیل چکا ہے کہ بہت سے مسلمان اللہ تعالی کے دشمنوں کی بہت ساری عادات اور سلوک اور ان کی علامات میں دشمنوں کی پیروی واتباع کرنے لگے ہیں اور انہوں نے ان کے دینی شعائر کی تقلید کرنا شروع کردی ہے اور ان کے تہواروں میں شرکت اور انہیں منانا شروع کردیا ہے ۔

ذرائع ابلاغ اور میڈیا کے پھیل جانے سے اس میں اور بھی زیادہ برائی پیدا ہوگئی ہے کہ یہ ذرائع ابلاغ سب معاشروں میں کفار کی عادات کو بڑے تزک واحتشام سے نشر کرتے ہیں اور اسے اپنے ممالک سے فضائی چینلوں اور انٹرنیٹ کے ذریعہ اسلامی ممالک میں براہ راست موسیقی اور گندی تصاویر اور رقص وسرور کی محافل سمیت نقل کرتے ہیں جس کی بنا پر بہت سے مسلمان لوگ بھی اس کے دھوکہ میں آنا شروع ہوچکے ہیں ۔

ان چند آخری برسوں میں ایک اور چیز بہت سے مسلمان نوجوان لڑکے لڑکیوں کے مابین پھیل چکی ہے جس میں کوئی خیر وبھلائی کی چیز نہیں بلکہ وہ عیسائیوں کی تقلید میں یوم محبت کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے اور اسے ویلنٹائن ڈے کا تہوار منانا شروع کردیا ہے ۔

جس کی وجہ سے اہل علم اوردعوت وتبلیغ کرنے والوں پرضروری ہوگیا ہے کہ وہ اس کے بارہ میں لوگوں کواللہ تعالی کی شریعت کا حکم بتائیں اوربیان کریں جس میں اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اورمسلمان حکمرانوں اورعام مسلمانوں کی خیرخواہی ہے تاکہ مسلمان شخص اپنے معاملات میں واضح دلیل پر ہوتاکہ وہ کسی ایسی چيز میں نہ پڑجائے جواس کے عقیدہ کوخراب کرکے رکھ دے کیونکہ اللہ تعالی کی طرف سے مسلمان پر یہ عقیدہ صحیحہ اورسلیم ایک انعام ہے ۔

اس تہواراوردن کی اصل کے بارہ میں یہ مختصرسانوٹ پیش کرتے ہیں کہ یہ کب شروع ہوااوراس کی حقیقت کیا ہے اوراس سے کیا مقصود ہے اورمسلمان شخص کواس کے بارہ میں کیا کرنا واجب ہے ۔

ویلنٹائن ڈے (یوم محبت) کا قصہ :

یوم محبت رومن بت پرستوں کے تہواروں میں سے ایک تہوارشمارکیا جاتا ہے جب کہ رومیوں کے ہاں بت پرستی سترہ صدیوں سے بھی زيادہ پرمحیط ہے جوکہ محبت کے الہ کے بارہ میں رومی بت پرستی کی تعبیر ہے ۔

اس بت پرستی کے تہوار کے بارہ میں کئی قسم کے قصہ رومیوں اوران کے وارث عیسائیوں کے ہاں معروف ہیں ، ان میں سب سے زيادہ مشہورقصہ یہ ہے کہ :

رومیوں کا عقیدہ تھا کہ روم شہر کے مؤسس رومیلوس کوایک دن مادہ بھیڑیے نے دودھ پلایا جس کی وجہ سے اسے قوت فکری حلم وبردباری حاصل ہوئی ۔

لھذارومی لوگ اس حادثہ کی وجہ سے ہربرس فروری کے وسط میں بہت بڑا تہوارمنایا کرتے تھے اوراس میں ایک علامت یہ بھی تھی کہ وہ کتا اور بکری ذبح کرتے ، اورمضبوط اورگٹھے ہوئے عضلات والے دونوجوان اپنے جسم پر کتے اور بکری کے خون کا لیپ کرتے اورپھر اس خون کودودھ کے ساتھ دھوتے اوراس کے بعد ایک بہت بڑا قافلہ چلتا جس کے آگے وہ نوجوان ہوتے اوریہ قافلہ گلی کوچوں اورسڑکوں پرچلتا ، ان دونوجوانوں کے ہاتھ میں چمڑے کے دوٹکڑے ہوتے جوبھی انہيں ملتا اسے وہ ٹکڑے مارتے ، اوررومی عورتیں بڑی خوشی سے یہ کوڑے کھاتیں کیونکہ ان کا یہ اعتقاد تھا کہ اس سے شفا ملتی ہے اوربانجھ پن ختم ہوجاتا ہے ۔

اس تہوارسے سینٹ ویلنٹائن کا تعلق :

سینٹ ویلنٹائن نصرانی کنیسہ کے دوقدیم قربان ہونے والے اشخاص کا نام ہے ، کہا جاتا ہے کہ یہ دو شخص تھے ، اورایک قول میں ہے بلکہ اس نام کا ایک ہی شخص تھا جوشہنشاہ کلاڈیس کی تعذیب کی تاب نہ لاتے ہوئے 296 میلادی میں ہلاک ہوگیا ، اورجس جگہ یہ ہلاک ہوا اسی جگہ 350 میلادی میں بطوریادگارایک کنیسہ تیارکیا گیا ۔

جب رومیوں نے عیسائیت قبول کی تووہ اپنے اس سابقہ تہواریوم محبت کومناتے رہے لیکن انہوں نے اسے بت پرستی کے مفہوم سے نکال کرمحبت الہی میں تبدیل کرلیا دوسرے مفہوم محبت کے شہداء میں بدل لیا اورانہوں نے اسے اپنے گمان کے مطابق محبت وسلامتی کی دعوت دینے والے سینٹ ویلنٹائن کے نام کردیا جسے وہ اس راستے میں شہید گردانتے ہیں ، اوراسے عاشقوں کی عید اور تہوار کا نام بھی دیا جاتا ہے اورسینٹ ویلنٹائن کوعاشقوں کا شفارشی اوران کا نگران شمار کرتے ہیں ۔

ان کے باطل اعتقادات اوراس دن کی مشہوررسم یہ تھی کہ نوجوان اورشادی کی عمرمیں پہنچنے والی لڑکیوں کے نام کاغذ کے ٹکڑے پرلکھ کرایک برتن میں ڈالے جاتے اوراسے ٹیبل پررکھ دیا جاتا اورشادی کی رغبت رکھنے والے نوجوان لڑکوں کودعوت دی جاتی کہ وہ اس میں سے ایک ایک پرچی نکالیں لھذا جس کا نام اس قرعہ میں نکل آتا وہ لڑکا اس لڑکی کی ایک برس تک خدمت کرتا اوروہ ایک دوسرے کے اخلاق کا تجربہ کرتے پھر بعد میں شادی کرلیتے یا پھر آئندہ برس اسی تہواریوم محبت میں دوبارہ قرعہ نکالتے ۔

دین نصرانی کے عالموں نے اس رسم سے بہت برااثرلیااوراسے نوجوان لڑکے لڑکیوں کے اخلاق خراب کرنے کا سبب قرار دیا لھذااٹلی جہاں پراسے بہت شہرت حاصل تھی ناجائز قرار دے دیا گیا، پھر بعد میں اٹھارہ اورانیسویں صدی میں دوبارہ زندہ کیا گیا، وہ اس طرح کہ کچھ یورپی ممالک میں کچھ بک ڈپوؤں پرایک کتاب (ویلنٹائن کی کتاب کے نام سے) کی فروخت شروع ہوئی جس میں عشق و محبت کے اشعار ہیں، جسے عاشق قسم کے لوگ اپنی محبوبہ کو خطوط میں لکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، اوراس میں عشق و محبت کے خطوط لکھنے کے بارہ میں چند ایک تجاویز بھی درج ہیں۔

اس تہوار کا ایک سبب یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ: جب رومیوں نے نصرانیت قبول کی اورعیسائیت کے ظہور کے بعد اس میں داخل ہوئے تو تیسری صدی میلادی میں شہنشاہ کلاڈیس دوم نے اپنی فوج کے لوگوں پر شادی کرنے کی پابندی لگادی کیونکہ وہ بیویوں کی وجہ سے جنگوں میں نہیں جاتے تھے تواس نے یہ فیصلہ کیا۔

لیکن سینٹ ولنٹائن نے اس فیصلہ کی مخالفت کرتے ہوئے چوری چھپے فوجیوں کی شادی کروانے کا اہتمام کیا اورجب کلاڈیس کواس کا علم ہوا تواس نے سینٹ ویلنٹائن کو گرفتار کرکے جیل میں ڈال دیا اوراسے سزائے موت دے دی، کہا جاتا ہے کہ قید کے دوران ہی سینٹ ویلنٹائن کو جیلر کی بیٹی سے محبت ہوگئی اورسب کچھ خفیہ ہوا کیونکہ پادریوں اورراہبوں پر عیسائیوں کے ہاں شادی کرنا اورمحبت کے تعلقات قائم کرنا حرام ہیں، نصاری کے ہاں اس کی سفارش کی گئی کہ نصرانیت پرقائم رہو شہنشاہ نے اسے عیسائیت ترک کرکے رومی دین قبول کرنے کا کہا کہ اگروہ عیسائیت ترک کردے تواسے معاف کردیا جائے گا اوروہ اسے اپنا داماد بنانے کے ساتھ اپنے مصاحبین میں شامل کرے گا۔

لیکن ویلنٹائن نے اس سے انکار کردیا اورعیسائیت کوترجیح دی اوراسی پرقائم رہنے کا فیصلہ کیا توچودہ فروری 270 میلادی کے دن اورپندرہ فروری کی رات اسے پھانسی دے دی گئی، تواس دن سے اسے قدیس یعنی پاکباز بشپ کا خطاب دے دیا گیا۔

کتاب قصۃ الحضارۃ میں ہے کہ:

کنیسہ نے ایک ڈائری ترتیب دے رکھی ہے جس میں ہر دن ایک مقدس اورپاکباز شخص کا تہوار مقرر کیا ہے، اورانگلینڈ میں سینٹ ویلنٹائن کا تہوار موسم سرما کے آخر میں منایا جاتا تھا اورجب یہ دن آتا ہے توان کے کہنے کے مطابق جنگلوں میں پرندے بڑي گرمجوشی کے ساتھ آپس میں شادیاں کرتے ہیں، اورنوجوان اپنی محبوبہ لڑکیوں کے گھروں کی دہلیزوں پر سرخ گلاب کے پھول رکھتے ہیں۔ دیکھیں: قصۃ الحضارۃ تالیف ول ڈیورنٹ (15–23)۔

اورپوپ نے سینٹ ویلنٹائن کی یوم وفات چودہ فروری 270 میلادی کو یوم محبت قراردے دیا، اوریہ پوپ کون ہے؟ عیسائیوں کے سرداراوربڑے عالم جس کی بات حکم کا درجہ رکھے اسے عیسائی پوپ کا نام دیتے ہیں، دیکھیں اس پاپائے اعظم نے کس طرح ان کے دین میں اس تہوار کوپیدا کیا اورمنانے کا حکم دیا، کیا یہ ہمیں اللہ تعالی کا مندرجہ ذیل فرمان یاد نہیں دلاتا:

{ان لوگوں نے اللہ تعالی کو چھوڑکراپنے عالموں اوردرویشوں کورب بنالیا} التوبۃ (31)۔

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میری گردن میں صلیب لٹک رہی تھی تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

اے عدی اس بت کواپنے آپ سے اتاردو۔

عدی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوسنا کہ آپ سورۃ التوبۃ کی یہ آیت تلاوت فرمارہے تھے:

{ان لوگوں نے اللہ تعالی کو چھوڑکراپنے عالموں اوردرویشوں کورب بنالیا}

عدی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : وہ ان کی عبادت تو نہیں کرتے تھے لیکن جب وہ اس کے لیے کسی چیز کو حلال کر دیتے تو وہ اسے حلال سمجھتے اور جب ان پر کوئی چیز حرام کر دیتے تو وہ اسے حرام کر لیتے تھے ۔ اسے امام ترمذی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے ۔

اس تہوار میں ان کے اہم ترین شعار وعلامات :

1– خوشی وسرور کا اظہار جس طرح دوسرے اہم ترین تہواروں میں ان کی حالت ہوتی ہے ۔

2– سرخ گلاب کے پھولوں کا تبادلہ ، اور وہ یہ کام بت پرستوں کی حب الہی اور نصاری کے ہاں عشق کی تعبیر میں کرتے ہیں ، اور اسی لیے اس کا نام بھی عاشقوں کا تہوار رکھا گیا ہے ۔

3– اس کی خوشی میں کارڈوں کی تقسیم ، اور بعض کارڈوں میں کیوبڈ کی تصویر ہوتی ہے جو ایک بچے کی خیالی تصویر بنائی گئی ہے اس کے دو پر ہیں اور اس نے تیر کمان اٹھا رکھا ہے ، جسے رومی بت پرست قوم محبت کا الہ مانتے ہیں ، اللہ تعالی ان کے اس جھوٹ اور شرک سے بلند وبالا ہے ۔

4– کارڈوں میں محبت وعشقیہ کلمات کا تبادلہ جو اشعار یا نثر یا چھوٹے چھوٹے جملوں کی شکل میں ہوتے ہیں ، اور بعض کارڈوں میں گندے قسم کے اقوال اور ہنسانے والی تصویریں ہوتی ہیں ، اور اکثر طور پر اس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ ولنٹائینی بن جاؤ ، جو کہ بت پرستی کے مفہوم سے منتقل ہو کر نصرانی مفہوم کی تمثیل بنتی ہے ۔

5– بہت سے نصرانی علاقوں میں دن کے وقت بھی محفلیں سجائی جاتی ہیں اور رات کو بھی عورتوں اور مردوں کا رقص وسرور ہوتا ہے ، اور بہت سے لوگ پھول ، چاکلیٹ کے پیکٹ وغیرہ بطور تحفہ محبت کرنے والوں اور ، شوہروں اور دوست واحباب کو بھیجتے ہیں ۔

اوپر جو کچھ بھی اس تہوار کے بارہ میں قصے بیان ہوئے ہیں انہیں بغور دیکھنے سے مندرجہ ذیل اشیاء واضح ہوتی ہیں :

اول :

یہ تہوار اصلا رومی بت پرستوں کا عقیدہ ہے جسے وہ محبت کے الہ سے تعبیر کرتے ہیں اور اللہ تعالی کے علاوہ اس کی عبادت کرتے ہیں ، لہذا جس نے بھی اس تہوار کو منایا وہ ایک شرکیہ تہوار منا رہا اور بتوں کی تعظیم کر رہا ہے ۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{یقین جانو جو کوئی بھی اللہ تعالی کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالی نے اس پر جنت حرام کر دی ہے ، اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے ، اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا} المآئدۃ (72) ۔

دوم :

رومیوں کے ہاں اس تہوار کی ابتداء قصے کہانیوں اور خرافات پر مشتمل ہے جسے عقل ہی تسلیم نہیں کرتی چہ جائیکہ اسے اللہ تعالی اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھنے والے مسلمان کی عقل تسلیم کرے ۔

تو کیا عقل سلیم یہ تسلیم کرتی ہے کہ روم شہر کو آباد کرنے والے مؤسس کو کوئی مادہ بھڑیا دودھ پلائے اور اس سے اسے قوت اور عقلی بردباری حاصل ہو ؟ تو جو کچھ اس قصے میں ہے وہ مسلمان شخص کے عقیدہ کے مخالف ہے کیونکہ قوت اور عقلی بردباری وحلم تو اللہ خالق سبحانہ وتعالی ہے نہ کہ کسی بھیڑیے کا دودھ !!

اوراسی طرح یہ قصہ کہ ان کے بت ان سے برائی اور مصیبت کودور کرتے ہیں اوران کے جانوروں کو بھیڑیوں سے بچاتے ہیں ۔

سوم :

رومیوں کے ہاں اس تہوار کے بدصورت شعار میں کتے اور بکری کوذبح کرکے کتے اور بکری کا خون دو نوجوان لڑکوں پر لیپ اور پھر اسے دودھ کے ساتھ دھونا ۔ ۔ ۔ ۔ الخ یہ ایسا قصہ ہے جس سے فطرت سلیمہ نفرت کرتی ہے اوراسے صحیح عقل قبول ہی نہیں کرتی ۔

چہارم :

اس تہوارسے بشپ ویلنٹائن کے مرتبط ہونے میں کئی ایک مصادر نے شک کا اظہار کیا ہے اوراسے وہ صحیح شمار نہیں کرتے ، لھذا نصاری کے لیے اولی اور بہتر یہی تھا کہ وہ اس بت پرستی تہوار کا انکار کرتے جسے بت پرست ہی مناتے ہیں ، توپھر ہم مسلمان کیسے اسے تسلیم کریں اور ہمیں توعیسائیوں اوران سے پہلے بت پرستوں کی مخالفت کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔

پنجم :

کیتھولک فرقہ کے عیسائی دینی لوگوں نے اس تہوار کواٹلی میں بالکل منانے پرپابندی لگادی ہے کیونکہ اس میں گندے اخلاق کی اشاعت اور نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کی عقلوں پر برا اثر پڑتا ہے ، توپھر مسلمانوں کے لیے بالاولی اسے اپنے آپ سے دور ہٹانا ہوگا اوراس سے بچنے کے ساتھ ساتھ انہیں اس سلسلہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی کام کرنا ہوگا ۔

اور کوئی کہنے والا یہ کہہ سکتا ہے : ہم مسلمان اس تہوار کو کیوں نہیں مناسکتے ؟ !

اس کا جواب کئی ایک وجوہات میں دیا جاسکتا ہے :

پہلی وجہ : دین اسلام میں عیدیں اور تہوار محدود اور ثابت شدہ ہیں ان سے زیادہ اوراس میں کمی نہیں کی جاسکتی ، اوراسی طرح یہ ہماری عبادات کی سختی بھی ہے یعنی یہ توقیفی ہے (اور جس میں کمی وزیادتی نہیں ہوسکتی اوراسی طرح عمل کرنا ہوگا جس طرح ثابت ہے) اسے ہمارے لیے اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مشروع کیا ہے ۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(عیدیں اور تہوار شرع اور مناہج اور مناسک میں سے ہیں جن کے بارہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ہم نے ہرایک کے لیے طریقہ اور شریعت مقرر کی ہے}

اورایک دوسرے مقام پراس طرح فرمایا :

{ہر قوم کے لیے ہم نے ایک طریقہ مقرر کیا ہے جس پر وہ چلنے والے ہیں}

مثلا قبلہ ، نماز ، روزے ، لھذا ان کا عید اور باقی مناہج میں شریک ہونے میں کوئی فرق نہیں ، اس لیے کہ سارے تہوار میں موافقت کفر میں موافقت ہے ، اوراس کے بعض فروعات میں موافقت کفر کی بعض شاخوں میں موافقت ہے ، بلکہ عیدیں اور تہوار ہی ایسی چیزیں ہیں جن سے شریعتوں کی تمیز ہوتی ہے اور پہچانی جاتی ہیں اور شعائر سے بھی زیادہ ظاہر ہوتے ہیں ۔

لھذاان تہواروں میں موافقت کرنا کفر کے خاص طریقے اور شعار کی موافقت ہے ، اوراس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اس میں موافقت کرنے سے پوری شروط کے ساتھ کفر پر جاکر ختم ہوسکتا ہے ، اوراس کی ابتداء میں کم ازکم حالت یہ ہے کہ یہ معصیت وگناہ ہوگی ، اوراس کی جانب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان میں اشارہ کیا ہے :

(یقینا ہر قوم کے لیے ایک عیداور تہوار ہے اوریہ ہماری عید ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (952) صحیح مسلم حدیث نمبر (892) ۔ دیکھیں : الاقتضاء (471/11–472) ۔

اوراس لیے کہ یوم محبت کا تعلق رومی دور سے متعلق ہے نہ کہ اسلامی دور سے تواس کا معنی یہ ہوا کہ یہ عیسائیوں کی خصوصیات میں سے ہے نہ کہ مسلمانوں کے ، بلکہ اسلام اور مسلمانوں کا اس میں کوئی حصہ اور تعلق بھی نہیں ہے ، لھذا جب ہر قوم کے لیے عیداور تہوار ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا تھا : (یقینا ہر قوم کے لیے عید ہے) اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہر قوم کواس کے خصوصی تہوار کے ساتھ واجب کرتا ہے ، لھذا جب عیسائیوں کی علیحدہ اور خاص عید ہے اور یھودیوں کی خاص عید توجس طرح مسلمان ان کی شریعت میں شریک نہیں اسی طرح ان کی عیداور تہوار میں بھی شریک نہیں ہوسکتے اور نہ ہی ان کے قبلہ میں ۔

دوسری وجہ :

یوم محبت کا تہوار منانے میں بت پرست رومیوں اورپھر اہل کتاب عیسائیوں کے ساتھ مشابھت ہے کیونکہ انہوں نے اس میں رومیوں کی تقلید کی ہے اوریہ تہواران کے دین میں نہیں ، اورجب دین اسلام میں عیسائیوں سے کسی ایسی چیز میں مشابھت سے ممانعت ہے جو ہمارے دین اسلام میں نہیں بلکہ ان عیسائیوں کے حقیقی دین میں ہے ، توپھر ایسی چیز جوانہوں نے ایجاد کرلی اور بت پرستوں کی تقلید کرنے لگے اس میں مشابھت اختیار کرنا کیسا ہوگا !!

کفار چاہے وہ بت پرست ہوں یا اہل کتاب ان سے عمومی مشابھت اختیار کرنا حرام ہے ، چاہے وہ مشابھت ان کی عبادات میں ہو–اوریہ بھی زیادہ خطرناک ہے–یا پھر ان کی عادات ورسم ورواج میں ، اس کی حرمت پر کتاب وسنت اوراجماع دلالت کرتا ہے :

1–قرآن مجید سے کفار کی مشابھت کی حرمت کے دلائل :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اورتم ان لوگوں کی طرح نہ ہوجانا جنھوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اوراختلاف کیا ، انہیں لوگوں کے لیے بہت بڑا عذاب ہوگا} آل عمران (105) ۔

2–اورسنت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جس نے بھی کسی قوم سے مشابھت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے) مسند احمد (50/2) ، سنن ابوداود حدیث نمبر (4021) ۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(اس حدیث کی کم ازکم حالت ان سے مشابھت کرنے کی تحریم کا تقاضا کرتی ہے ، اگرچہ حدیث کا ظاہر مشابھت اختیار کرنے والے کے کفر کا متقاضی ہے ، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان ہے : {اورجوبھی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے یقینا وہ انہی میں سے ہے} الاقتضاء (314/1) ۔

3–اوررہا اجماع تواس میں ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے یہ نقل کیا ہے کہ کفار سے ان کی عیدوں اور تہواروں میں مشابھت اختیار کرنے کی حرمت پر صحابہ کرام کے وقت سے لیکر اجماع ہے ، جیسا کہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس پر علماء کرام کا اجماع نقل کیا ہے ۔ دیکھیں : الاقتضاء (454/1) اوراحکام اھل الذمۃ (722/2-725) ۔

اوراللہ سبحانہ وتعالی نے کفار کی تقلید کرنے سے منع فرمایا ہے اور تقلید کرنے والے پر ناراضگی کا اظہار کیا اور بہت ساری آیات میں کئی ایک مواقع پر اور مختلف اسلوب میں اس سے بچنے کا کہا ہے ، اورخاص کر کفار کی تقلید سے تو منع کیا ہے ، کبھی ان کی پیروی واتباع اوراطاعت سے روک کر ، اور کبھی ان سے ڈرا کر ، اور کبھی ان کے مکروفریب سے دھوکہ نہ کھانے کا کہہ کر ، اوران کی آراء اورخیالات کے پیچھے نہ چلنے کا کہہ کراور کبھی یہ کہا کہ ان کے اعمال اوراخلاق اور سلوک سے متاثر نہ ہوں ۔

اور بعض اوقات ان کی غلط خصلتیں ذکر کرکے جن سے مومن نفرت کرتے ہیں اوران کی تقلید کرنے سے بھی نفرت کرتے ہیں ، اورقرآن مجید میں اکثر طور پر یھودیوں اورعیسائیوں سے بچنے کا کہا گیا ہے ، اورپھر عمومی طور پراہل کتاب اور مشرکوں سے ، اوراللہ تعالی نے قرآن مجید میں یہ بیان فرمایا ہے کہ کفار کی تقلید اوران کی اطاعت کرنے سے انسان مرتد ہوجاتا ہے ، اوراللہ تعالی نے ان کی اطاعت اوران کی خواہشات کے پیچھے چلنے اوربری خصلتیں اپنانے سے منع فرمایا ہے ۔

اوراسی طرح تقلید سے رکنا تو شریعت کے مقاصد میں شامل ہے ، جبکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کوھدایت اوردین حق کے ساتھ اس لیے مبعوث فرمایا تا کہ اسے سب دینوں پر غالب کردے ، اوراللہ سبحانہ وتعالی نے لوگوں کے لیے شریعت کو مکمل کردیا ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

{آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کردیا ہے اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا ہے اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا ہوں} المآئدۃ (3) ۔

اوراس شریعت کو ہر حالت اور ہر زمانے اورسب لوگوں کے لیے صالح بنایا لھذا کفار سے کچھ حاصل کرنے اوران کی تقلید کی کوئی ضرورت نہیں رہتی ۔

اورپھر تقلید مسلمان کی شخصیت میں خلل کا باعث بنتی ہے ، شعور میں نقص اور کمزوری اورچھوٹا پن ، شکست خوردہ ذھن پیدا ہوتا اورپھر اللہ تعالی کے منہج اور طریقے اوراس کی شریعت سے کنارہ کشی ہے ، تجربات نے یہ ثابت کیا ہے کہ کفار سے دوستی لگانا اورانہیں پسند کرنا اوران کی تقلید کرنا ان سے اوران کی ثقافت وتھذیب سے محبت ، اوران پر مطلقا بھروسہ اوران کے ساتھ دوستی اوراسلام اوراہل اسلام سے ناپسندیدگی ، اوردین اسلام اوراس کی ثقافت اورقدروقیمت اوراس سے جہالت ان سب کا سبب بنتا ہے ۔

تیسری وجہ :

اس دور میں یوم محبت منانے کا مقصد لوگوں کے مابین محبت کی اشاعت ہے چاہے وہ مومن ہوں یا کافر ، حالانکہ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ کفار سے محبت ومودت اوردوستی کرنا حرام ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اللہ تعالی اورقیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ تعالی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں سے محبت کرتے ہوئے ہرگز نہیں پائیں گے ، اگرچہ وہ کافر ان کے باپ ہوں یا بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں} المجادلۃ (22) ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(اللہ سبحانہ وتعالی نے اس آیت میں یہ خبر دی ہے کہ کوئی بھی مومن ایسا نہیں پایا جاتا جو کافر سے محبت کرتا ہو لھذا جو مومن بھی کافر سے محبت کرتا اوردوستی لگاتا ہے وہ مومن نہیں ، اورظاہری مشابھت بھی کفار سے محبت کی غماز ہے لھذا یہ بھی حرام ہوگی) دیکھیں : الاقتضاء (490/1) ۔

چوتھی وجہ :

جب سے یہ تہوار عیسائیوں نے شروع کیا ہے اس میں مقصود محبت زوجیت کے دائرے سے باہر رہتے ہوئے عشق اور دل کو عذاب میں ڈالنے والی محبت مراد ہے ، جس کے نتیجہ میں زنا اور فحاشی پھیلے اور عام ہو ، اور اسی لیے کئی اوقات میں نصاری کے دینی لوگوں نے اس کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے اس کے خلاف کام کیا اور اسے باطل قرار دیا اور اسے ختم کیا لیکن پھر دوبارہ اسے زندہ کر دیا گیا ۔

اور اسے منانے والے بھی اکثر نوجوان ہوتے ہیں کیونکہ اس میں ان کی خواشات کی تکمیل ہوتی ہے ، اگر اس میں کفار کی تقلید اور مشابہت کو نہ بھی دیکھا جائے حالانکہ یہ حرام ہے لیکن کچھ دیر کے لیے ہم اس سے صرف نظر کرتے ہیں آپ میرے ساتھ اس مصیبت کو دیکھیں کہ اس کی وجہ سے وہ لوگ کبیرہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہوئے زنا وغیرہ میں پڑتے ہیں جو کہ صرف اور صرف عیسائیوں سے مشابہت کے طریقہ سے ہوتا ہے ، اور یہ ان کی عبادات میں سے ہے جس کے بارہ میں خدشہ ہے کہ اس میں ان کی مشابہت کرنا کفر ہو سکتا ہے ۔

اور ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ سوال کرتے ہوئے یہ کہیں کہ : تم تو اس طرح ہمیں محبت سے محروم کرنا چاہتے ہو ، حالانکہ ہم تو اس دن اور تہوار میں اپنے شعور اور خیالات کی کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اس کی تعبیر کرتے ہیں ، تو اس میں ممانعت کیا ہے ؟

اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے :

اول : اس دن کے ظاہری نام اور اور اس کے پیچھے جو کچھ ان کا حقیقی مقصد ہے اور جو وہ چاہتے ہیں اس میں خلط ملط کرنا غلط ہے ، لھذا اس دن میں جو محبت مقصود ہے وہ عشق معشوقی اور جنونی محبت اور چوری چھپے لڑکے لڑکیوں کا آپس میں ایک دوسرے سے دوستی لگانا اور یار بنانا ہے ، اور اس دن کے بارہ میں معروف ہے کہ یہ تہوار اوباشی اور فحاشی اور ان کے ہاں بلا قیود یا حدود جنسی تعلقات کا تہوار ہے ۔ ۔ ۔

اور وہ لوگ خاوند اور بیوی اور بیوی اور اس کے خاوند کے مابین پاکیزہ اور شفاف محبت کی بات نہیں کرتے یا پھر کم از کم وہ خاوند اور بیوی کے مابین شرعی محبت اور عاشق و معشوق اور چوری چھپے دوستیاں لگانے والوں کی حرام محبت کے مابین کسی قسم کا کوئی فرق نہیں کرتے ، لھذا یہ تہوار ان کے ہاں ساری محبت کی تعبیر کا وسیلہ ہے ۔

دوم : شعور اور خیالات کی تعبیر مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کرتی کہ وہ اس کے لیے اپنی جانب سے ہی کوئی ایک دن مخصوص کرتا ہوا ایجاد کر لے جس کی وہ تعظیم کرنا شروع کر دے اور اسے عید اور تہوار کا نام دے اور اسے عید کی طرح بنا ڈالے ، تو پھر وہ تہوار اور عید جو کفار کی ہو اس کے بارہ میں کیا خیال ہے کہ وہ جائز ہو سکتا ہے ؟

لھذا دین اسلام میں خاوند اپنی بیوی سے اور بیوی اپنے خاوند سے تو سارا سال ہی محبت کرتے ہیں اور وہ اس محبت کی تعبیر بھی ایک دوسرے کو ھدیہ اور تحفہ تحائف دے کر اور اشعار اور نثر اور خط و کتاب وغیرہ میں کرتے ہیں جو کہ سارا سال ہی ہوتا رہتا ہے نہ کہ سال بھر میں کسی ایک دن میں ۔

سوم : کوئی ایسا دین نہیں جو اپنے پیروکاروں کو اس طرح آپس میں محبت و بھائی چارہ قائم کرنے پر ابھارتا ہو جس طرح دین اسلام ابھارتا ہے کہ آپس میں محبت و بھائی چارہ اور الفت قائم کی جائے ، اور دین اسلام میں یہ ہر وقت اور ہر لحظہ میں ہے نہ کہ کسی ایک معین دن میں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :

(جب کوئی شخص اپنے کسی بھائی سے محبت کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے بتائے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں) سنن ابوداود حدیث نمبر (5124) سنن ترمذی حدیث نمبر (2329) یہ حدیث صحیح ہے ۔

اور ایک دوسری حدیث میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں نہیں جاسکتے جب تک تم مومن نہ بن جاؤ اور تم اس وقت تک مومن ہی نہیں ہوسکتے جب تک تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں اس چیز کا نہ بتاؤں جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ) صحیح مسلم حدیث نمبر (54) ۔

چہارم : بے شک اسلام میں محبت تو ایک صورت یعنی آدمی اور عورت کے مابین محبت میں ہی منحصر ہونے کی بجائے عام اور اشمل ہے زیادہ بہتر ہے وہ اس طرح کہ دین اسلام میں اللہ تعالی سے محبت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے محبت کرنا، اور خیر و بھلائی کے کام کرنے والے لوگوں سے محبت کرنا اور اصلاح اور دین سے محبت کرنے والوں اور دین کی مدد کرنے والوں سے محبت کرنا، اور اللہ تعالی کے راستے میں شہادت پانے سے محبت کرنا، اور اسی طرح بہت ساری اور بھی محبتیں ہیں جو اسلام ہمیں بتلاتا ہے، لھذا جب محبت کے اس وسعی معنی کو صرف محبت کی اس نوع اور قسم میں ہی منحصر کردیا جائے تو پھر بہت ہی خطرناک بات ہے غلط ہے ۔

پنجم : بے شک جو لوگ یہ گمان اور خیال رکھتے ہیں کہ شادی سے قبل محبت کرنا شادی کے لیے مفید اور بہتر نتائج کا باعث ہے اور اس سے اچھے اور بہتر تعلقات قائم ہوتے ہیں تو ان کا یہ خیال اور گمان تباہ کن اور خسارے والا ہے، جیسا کہ تجربات وواقعات اور سروے سے بھی یہ ثابت ہوچکا ہے، لھذا قاہرہ یونیورسٹی نے محبت کی شادی، اور تقلیدی شادی کے بارہ میں جو ریسرچ کی ہے اس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ :

وہ شادی جو محبت کی شادی یا محبت ہونے کے بعد شادی کی جاتی ہے اس میں 88 ٪ اٹھاسی فیصد شادیاں ناکامی کا شکار ہوتی ہیں یعنی اس میں کامیابی کا تناسب صرف 12 ٪ بارہ فیصد سے زیادہ نہیں، اور تقلیدی شادیاں یعنی جو محبت کی شادی نہیں ہوتی بلکہ رواج کے مطابق ہوتی ہے اس میں کامیابی کا تناسب 70 ٪ ستر فیصد ہے ۔

یعنی دوسری عبارت میں کہ جسے وہ تقلید شادی کا نام دیتے ہیں اس میں کامیابی کا تناسب محبت کی شادی کے تناسب سے چھ گنا زیادہ کامیاب ہے ۔ دیکھیں : رسالۃ الی مؤمنۃ صفحہ نمبر (255) ۔

اور جب ہم یورپی معاشرے کے حالات دیکھتے ہیں جو یوم محبت بھی مناتے اور اس کی ترویج کا بھی اہتمام کرتے ہیں تو ہم یہ پوچھتے ہیں کہ : کیا ان کے ہاں اس تہوار کو منانے سے ان کے ازدواجی تعلقات میں میلان پیدا ہوا ہے اور خاوند بیوی کے مابین اس کا کیا اثر ہے ؟ اور کیا ان میں اس کا کوئی مثبت اثر بھی ہوا ہے ؟

ان کے سروے اور ریسرچ میں مندرجہ ذیل نتائج سامنے آئے ہیں :

1– 1470 ھجری الموافق 1987 میلادی سال میں امریکی ریسرچ کے مطابق 79 ٪ مرد عورتوں کو زدکوب کرتے ہیں، اور خاص کر جب وہ شادی شدہ ہوں ۔ ۔ ۔ ! دیکھیں جریدۃ القبس (1988/2/15) ۔

2– نفسیاتی صحت کے امریکی ادارے کے سروے میں ہے کہ :

17 ٪ عورتیں ایسی تھیں جو ابتدائی طبی امداد لینے آئیں جنہیں ان کے خاوندوں یا پھر دوستوں نے زدکوب کیا تھا ۔

83 ٪ عورتیں ایسی تھیں جو کم از کم ایک بار پہلے ہسپتال میں زخموں کا علاج معالجہ کروانے کے لیے داخل ہوئیں، وہ زدکوب کیے جانے کے نتیجہ میں داخل ہوئیں، اس ریسرچ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ بہت ساری عورتیں ایسی ہیں جو اپنے زخموں کا علاج کروانے ہاسپٹلوں میں نہیں جاتیں، بلکہ اپنے گھروں میں ہی مرہم پٹی کرلیتی ہیں ۔

3– امریکی تحقیقی کمیٹی F.P.T کا کہنا ہے کہ : امریکہ میں ایسی بیوی بھی موجود ہے جسے اس کا خاوند ہر اٹھارہ سیکنڈ میں زدکوب کرتا ہے ۔

4– امریکی ٹائم میگزین نے نشر کیا ہے کہ چھ ملین زدکوب کی جانے والی بیویوں میں سے چار ہزار ایسی ہیں جو زدکوب کیے جانے کے نتیجہ میں ہلاک ہوچکی ہیں !!!

5–جرمنی کے سروے کے مطابق یہ ہے کہ : کم از کم ایک لاکھ عورتیں ایسی ہیں جو سالانہ جسمانی یا نفسیانی زیادتی کا شکار ہوتی ہیں جو ان کے خاوند یا پھر ان کے ساتھ رہنے والے مرد کرتے ہیں ، لیکن احتمال یہ ہے کہ یہ تعداد بڑھ کر ایک ملین تک پہنچ سکتی ہے ۔

6–اور فرانس میں تقریبا دو ملین عورتیں مار پیٹ کا شکار ہوتی ہیں ۔

7–اور برطانیا میں ایک سروے کے مطابق جس میں سات ہزار عورتیں شریک ہوئی ان میں سے 28٪ فیصد عورتوں کا کہنا تھا کہ وہ اپنے خاوندوں اور دوستوں کی مار پیٹ کا شکار ہوتی ہیں ۔

توان نتائج کے بعد ہم یہ کس طرح مانیں اور تصدیق کریں کہ محبت کا تہوار خاوند اور بیوی کے لیے مفید وفائدہ مند ہے ، اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ تہوار تو مزید فسق وفجور اور حرام تعلقات اور ذلت کی دعوت دیتا ہے ۔

اور اپنی بیوی سے سچی اور حقیقی محبت کرنے والے خاوند کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ اسے اس تہوار کی محبت کی یاد دلائی جائے کیونکہ وہ تو ہر وقت اور ہر لحظہ اپنی بیوی سے محبت کی تعبیر میں مصروف رہتا ہے ۔

مسلمان کا یوم محبت کے بارہ میں موقف :

اوپر جو کچھ بیان ہو چکا ہے وہ اس تہوار کے بارہ میں مسلمان شخص کا مندرجہ ذیل امور میں موقف بیان کرتا ہے :

اول :

اس تہوار کا نہ منانا یا پھر اس تہوار کو منانے والوں کے ساتھ ان کی محفلوں میں شرکت نہ کرنا ، یا ان کے ساتھ حاضر ہونا کیونکہ کفار کے تہوار منانے کی حرمت کے دلائل اوپر بیان کیے جا چکے ہیں ۔

حافظ ذھبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : (لھذا جب یھودیوں کی خاص عید ہے اور عیسا ئیوں کی اپنی خاص عید تو پھر جس طرح ان کی شریعت اور قبلہ میں مسلمان شخص شریک نہیں اسی طرح ان کے تہواروں میں بھی شریک نہیں ہوسکتا) اھ ذلیل شخص کا اہل خمیس کی مشابھت کرنا : دیکھیں مجلۃ الحکمۃ (193/3) ۔

اور جب اہل سنت اور سلف صالحین کے اعتقاد کے اصول میں الولاء والبراء شامل ہے تو پھر اس اصل اور قاعدہ کے تطبیق بھی ہر لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے شخص کے لیے ضروری ہے ، لھذا مومن شخص مومن اور مسلمان سے ہی محبت کرے گا اور کافروں سے بغض اور دشمنی رکھے گا اور ان کی مخالفت کرے گا ۔

اور یہ علم میں ہونا چاہیے کہ اس میں ایسی مصلحتیں پنہاں ہیں جو شمار بھی نہیں ہوسکتیں ، جیسا کہ ان سے مشابھت اختیار کرنے میں فساد بھی بہت زیادہ ہے اسی طرح ان کی مخالفت میں فائدہ بھی بہت ہے ، اور اس پر اضافہ یہ کہ مسلمانوں کا ان سے مشابھت کرنے میں کفار کے سینے کھلتے ہیں اور انہیں خوشی وسرور حاصل ہوتا ہے ، اور مسلمانوں کو کفار سے محبت قلبی تک لے جاتی ہے ۔

اور جو مسلمان لڑکیاں بھی ان کے اس تہوار کو مناتی ہیں اور وہ دیکھتی ہیں کہ اسے مارگریٹ تھیچر اور ھیلری کلنٹن وغیرہ بھی مناتی ہیں ۔ ۔ ۔ تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اس سے اپنے انتباہ کے برعکس چلتی ہے اور اپنے مسلک کو بھی چھوڑ رہی ہیں کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا تو فرمان ہے :

{اے ایمان والو! تم یھود ونصاری کو دوست نہ بناؤیہ توآپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں، تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی ایک سے دوستی کرے وہ بے شک انہی میں سے ہے، یقینا اللہ تعالی ظالموں کوہر گز ھدایت نہیں دکھاتا} المآئدۃ (51) ۔

اوران کی تعداد میں اضافہ کرنا اوران کے دین کی مدد کرنا اوراس کی پیروی کرنا ان سے پوری اور مکمل مشابھت ہی ہے، اورپھر یہ کس طرح اس مسلمان شخص کے شایان شان ہے جو نماز کی ہر رکعت میں اللہ تعالی کا یہ فرمان پڑھے :

{ہمیں سیدھی اور سچی راہ دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تونے انعام کیا، ان کی راہ نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ ان کی راہ گمراہ ہوئے } الفاتحۃ (6-7)

کہ اللہ تعالی سے توصراط مستقیم اور مومنوں کی راہ کی ھدایت طلب کرے اورجن پر غضب کیا گیا اورگمراہ لوگوں کی راستے سے بچنے کا سوال کرے اورپھر خود ہی اپنی رضامندی سے ان کے راستے پر بھی چلنا شروع ہوجائے ۔

سروے سے بات ثابت ہے کہ کرسمس کے تہوار کے بعد یوم محبت دوسرے نمبر پر آتا ہے، لھذا جب یہ ثابت ہوچکا ہے کہ یوم محبت (ولنٹائن ڈے) عیسائیوں کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے اور کرسمس کے بعد دوسرے درجہ پر یوم محبت کو درجہ حاصل ہے تو مسلمانوں کے اسے منانے میں شریک ہونا جائز نہیں کیونکہ ہمیں توان کے دین اوران کی عادات میں ان کی مخالفت کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اوراسی طرح ان کی دوسری خصوصیات میں بھی ہمیں ان کی مخالفت کرنے کا حکم ہے جیسا کہ قرآن مجید اورسنت نبویہ اوراجماع سے بھی یہ ثابت ہے کہ ان کی مخالفت کی جائے ۔

دوم : اس تہوار کے منانے میں کفار کی معاونت نہ کرنا، کیونکہ یہ تہوار کفر کے شعار میں سے ایک شعار ہے، لھذا اس میں ان کی معاونت کرنا اوراسے تسلیم کرنے میں کفر کو بلند کرنے اورپھیلانے اوراس کے اقرار میں معاونت ہوتی ہے، اور مسلمان شخص کو اس کا دین کفر کی اعانت اوراس کے اقرار اوراسے بلند اورظاہر کرنے اوراس میں مدد وتعاون کرنے سے منع کرتا ہے ۔

اسی لیے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(مسلمانوں کے لیے حلال نہیں کہ وہ کفار سے ان کے خصوصی تہواروں میں ان کی لباس، کھانے پینے، اور غسل کرنے اورآگ جلانے اوراپنی کوئی عادت اورکام وغیرہ اورعبادت سے چھٹی کرنے میں ان کفار کی مشابھت کریں ۔ ۔ ۔ مجمل طور پر یہ کہ : ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کفار کے کسی خاص تہوار کو ان کے کسی شعار کے ساتھ خصوصیت دیں، بلکہ ان کے تہوار کا دن مسلمانوں کے ہاں باقی سارے عام دنوں جیسا ہی ہونا چاہیے) دیکھیں : مجموع الفتاوی (329/25) ۔

سوم : مسلمانوں میں سے جو بھی اس تہوار کو مناتا ہے اس کی معاونت نہ کی جائے بلکہ اسے اس سے روکنا واجب ہے، کیونکہ مسلمانوں کا کفار کے تہوار منانا ایک منکر اور برائی ہے جسے روکنا واجب ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(اورجس طرح ہم ان کے تہواروں میں کفار کی مشابھت نہیں کرتے، تواس طرح مسلمان کی اس سلسلے میں مدد واعانت بھی نہیں کی جائے گی بلکہ اسے اس سے روکا جائے گا) دیکھیں : الاقتضاء (2/519–520) ۔

توشیخ الاسلام کے فیصلہ کی بنا پر مسلمان تاجروں کے لیے جائز نہیں کہ وہ یوم محبت کے تحفہ تحائف کی تجارت کریں چاہے وہ کوئی معین قسم کا لباس ہویا سرخ گلاب کے پھول وغیرہ ، اوراسی طرح اگر کسی شخص کو یوم محبت میں کوئی تحفہ دیا جائے اس تحفہ کو قبول کرنا بھی حلال نہیں ہے کیونکہ اسے قبول کرنے میں اس تہوار کا اقرار اوراسے صحیح تسلیم کرنا ہوگا ۔

ایک مبلغ عالم دین کا کہنا ہے کہ : ہم ایک مسلمان ملک میں ایک پھول فروش کی دوکان میں گئے توہم یہ دیکھ کرحیران رہ گئے کہ اس نے اس تہوار کی مکمل تیاری کررکھی تھی ، دوکان میں داخل ہونے سے لیکرسارے فرش پر سرخ رنگ کا قالین اوراسی طرح سرخ رنگ کی تختیاں اورسارا منظرہی سرخ کیا ہوا تھا ، ہم نے اس دوکان کے ایک ملازم سے ملاقات کی اوراس سے ہم نے اس تہوارمیں ان کی تیاری کے بارہ میں سوال کیا تواس کا جواب تھا :

یہ تیاری توبہت پہلے سے ہی شروع کی جاچکی تھی اوراس کی مانگ بھی بہت زیادہ تھی ، پھراس ملازم نے ہمیں یہ بتایا کہ اسے تواس سے بہت زیادہ تعجب ہورہا ہے ، اوراس نے یہ بتا کرہمیں حیران کردیا کہ وہ کچھ عرصہ قبل ہی مسلمان ہوا ہے اوراس نے نصرانیت ترک کردی ہے اوراسلام قبول کرنے سے قبل ہی اسے علم تھا کہ ان کے دین میں ہی ہے توپھر خریدارمسلمانوں میں سے کس طرح ہوسکتے ہیں نہ کہ عیسائیوں میں سے ؟ !

اوردوسری دوکانوں میں توپھول ختم ہوچکے تھے جوبہت زیادہ مہنگے فروخت ہوئے ، اورجب ایک مسلمان مبلغہ عورت ایک ہال میں جمع ہونے والی طالبات کودرس دینے گئی تواسے بہت زیادہ خفت اٹھانی پڑی کیونکہ حاضر ہونے والی طالبات کوسرخ ماحول میں پایا ، اس لڑکی کے پاس سرخ پھول ہیں ، اوردوسری نے سرخ رنگ کی شال اوڑھ رکھی ہے یا سرخ رومال پکڑا ہوا ہے اورکسی کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا بیگ ہے اورکسی نے سرخ جرابیں پہن رکھی ہیں اوراس طرح ہرایک نے ۔ ۔ ہائے مسلمانوں کی بیٹیوں پرافسوس !!

اس تہوار(ولنٹائن ڈے) کے موقع پرمسلمانوں میں دیکھے جانے والے کام :

1– ہر طالبہ اپنی پسندیدہ سہیلی کے ساتھ متفق ہوتی ہے کہ وہ اپنی کلائی پر سرخ رنگ کا ربن باندھے گی ۔

2– سرخ رنگ کا کوئی بھی لباس زیب تن کیا جاتا ہے (جوتے ، بال ، بلاوزر ، کلپ وغیرہ سب سرخ رنگ کا ہوتا ہے) پچھلے برس تواس کا انتہائی زیادہ اہتمام کیا گیا اوربہت زیادہ واضح تھا اوراس درجہ تک کہ ہم کلاس روم میں داخل ہوتے تواکثر طالبات کواسی سرخ لباس میں دیکھا گویا کہ یہ سکول یونیفارم ہو ۔

3– سرخ رنگ کے غبارے جن پر(ILoveyou) میں تم سے پیار کرتا ہوں) ہوں لکھا ہوتا ہے ، عادتا طالبات پڑھائی کے آخری دن میدان میں استانیوں کی نظروں سے دورہوکر نکالتی ہیں ۔

4– ہاتھوں پرنام اوردلوں کے نشانات اورناموں کے پہلے حروف نقش کروائے جاتے ہیں ۔

5– اس دن میں بہت زیادہ سرخ گلاب کے پھول بکھیرے جاتے ہیں ۔

چودہ فروری کوطالبات کا ایک گروپ میٹنگ ہال میں داخل ہوا ان میں سے ہرایک لڑکی نے سرخ لباس زیب تن کیا ہوا تھا اوراپنے چہرے پر سرخ دل کے نشانات بنوار کھے تھے اوراپنے چہرے پرخوب میک اپ یعنی بناؤ سنگھار بھی کررکھا تھا ، وہ سب ایک دوسرے کوبڑی گرمجوشی سے چومتے ہوئے آپس میں تحفے تحائف کا تبادلہ کرنے لگیں ، یہ ہے وہ کچھ جوایک اسلامی ملک کی بہت سی یونیورسٹیوں میں ہوا بلکہ اسلامی یونیورسٹی میں اورخاص کرسینٹ ویلنٹائن کے تہوار کے موقع پر ۔ !!!

اوراس دن تومڈل سکولوں میں بھی حیران کن معاملہ ہوا وہ اس طرح کہ طالبات اعلی قسم کے سرخ گلاب کے پھول لائیں ، اوراپنے چہروں کوسرخ رنگ کے بناؤ سنگھارمیں ڈبورکھا تھا اورسرخ بالیاں وغیرہ پہنے ہوئے ایک دوسری سے تحفوں اوربڑی گرمجوشی سے محبت بھرے الفاظ والی عبارتوں کا تبادلہ کرتے ہوئے یہ تہوارمنانے لگیں ۔

عربی انسیکلوپیڈیا (الموسوعۃ العربیۃ) اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ : ویلنٹائن ڈے (یعنی یوم محبت) کے کچھ خاص دینی طریقے ہیں جن میں کارڈوں پر عشقیہ اور محبت کے اشعار چھاپنا اور اسے عزیز واقارب اور اپنے محبوب لوگوں میں تقسیم کرنا شامل ہے، اور بعض لوگ تو ان کارڈوں پر مضحکہ خیز تصاویر بناتے ہیں، اور اکثر کارڈوں میں یہ لکھا جاتا ہے (ویلنٹائنی ہوجاؤ)۔

اور اکثر طور پر دن کے وقت ان کے طریقہ پر ہی رقص و سرور کی محفلیں سجائی جاتی ہیں، اور اب تک یورپی لوگ یہ تہوار مناتے چلے آرہے ہیں، اس دن (یعنی چودہ فروری کے دن) برطانیہ میں بائیس ملین پاؤنڈ کے پھول فروخت ہوئے، اور چاکلیٹ کی فروخت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے، اور اسی مناسبت سے انٹرنیٹ پر کچھ کمپنیاں اپنی ویب سائٹوں پر مفت رسائل پیش کرتی ہیں تا کہ ان کی ویب سائٹ کو ترویج حاصل ہوسکے۔

یوم محبت (ویلنٹائن ڈے) بہت سے اسلامی اور عرب ممالک میں بھی منتقل ہوچکا ہے، بلکہ اسلام کے وطن (جزیرہ عربیہ) میں بھی پہنچ چکا ہے اور ایسے معاشروں میں اس کی جڑیں پہنچ چکی ہیں جن کے بارہ میں ہم خیال کرتے تھے کہ وہ اس گند اور خرابی سے دور ہے، حتی کہ اس دن سرخ گلاب کے پھول کی قیمت جنونی حد تک بڑھ جاتی ہے اور ایک پھول کی قیمت دس ڈالر تک جا پہنچتی ہے حالانکہ اس کی قیمت کبھی بھی 1.4 ڈالر سے زیادہ نہیں ہوئی تھی، اور تحفے تحائف اور کارڈوں کی دوکانیں اس موقع پر کمپیٹیشن یعنی باہم مقابلہ کی صورت اختیار کر لیتی ہیں اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر کارڈوں کو اس مناسبت سے بہتر چھاپنے کی کوشش کرتے ہیں، اور بعض خاندان اور گھروں والے تو اس دن اپنے گھروں کی کھڑکیوں میں سرخ گلاب لٹکاتے ہیں۔

اور بعض خلیجی ممالک میں تو بہت سے تجارتی مراکز اور کمپنیاں اور ہوٹل یوم محبت کے موقع پر خاص محفلیں سجاتے ہیں، اور اکثر دوکانیں اور تجارتی مراکز تو سرخ لباس میں ڈوبے ہوتے ہیں اور ایک اعلی فائیوسٹار خلیجی ہوٹل میں تو سرخ غبارے، اور کھیل اور گڑیاں پھیل چکی ہیں اور وہ یوم محبت کی عادات کے مطابق چلنا شروع ہوچکا ہے، اور اس ہوٹل میں بت پرستی کے قصے کیوپڈ جیسے رومی قصوں میں محبت کا بت مانا جاتا ہے کا ڈرامہ بنایا جاتا ہے جو تقریبا بے لباس اور اس کے ہاتھ میں تیر کمان پکڑا ہوا ہے، اور اس ڈرامے میں فنکار حاضر ہونے والے لوگوں میں سے اس وصف کے (مسز ویلنٹائن اور مسٹر ویلنٹائن) کو چنتا ہے۔

کویت میں یوم محبت کی سب سے عجیب چیز یہ تھی کہ ایک دوکاندار نے فرانسیسی زندہ خرگوش منگوائے جو بالکل چھوٹے اور سرخ آنکھوں والے ہوتے ہیں اور ان کے گلے میں پٹا ڈال کر ایک چھوٹے سے ڈبہ میں رکھا تا کہ یہ بطور ھدیہ پیش کیے جاسکیں!!

لھذا اس کے خلاف ہر قسم کے وسائل استعمال کرتے ہوئے لڑنا واجب ہے اور اس کی مسؤلیت سب کے کندھوں پر ہے کسی ایک پر نہیں۔

چہارم : یوم محبت کی مبارکباد کا تبادلہ نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ نہ تو یہ مسلمانوں کا تہوار ہے اور نہ ہی عید، اور اگر کوئی مسلمان کسی کو اس کی مبارکباد بھی دے تو اسے جوابا مبارکباد بھی نہیں دینی چاہیے۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : (اور کفار کے خصوصی شعار جو صرف ان کے ساتھ ہی خاص ہیں ان کی مبارکباد دینا متفقہ طور پر حرام ہے، مثلا انہیں ان کے تہواروں یا روزے کی مبارکباد دیتے ہوئے یہ کہا جائے : آپ کو عید مبارک، یا آپ کو اس تہوار کی مبارک، لھذا اگر اسے کہنے والا کفر سے بچ جائے تو پھر بھی یہ حرام کردہ اشیاء میں سے تو ہے ہی، اور یہ اسی طرح ہے کہ صلیب کو سجدہ کرنے والے کسی شخص کو مبارکباد دی جائے۔

بلکہ یہ اللہ تعالی کے ہاں تو اور شراب نوشی اور بے گناہ شخص کو قتل اور زنا کرنے سے بھی زیادہ عظیم اور زیادہ ناراض کرنے والی ہے، اور بہت سے ایسے لوگ جن کے ہاں دین کی کوئی قدر و قیمت نہیں وہ اس میں پڑ جاتے ہیں اور انہیں یہ علم ہی نہیں ہوتا کہ انہوں نے کتنا بڑا قبیح کام کر لیا ہے، لھذا جس نے بھی کسی بندے کو معصیت اور نافرمانی یا بدعت اور کفر پر مبارکباد دی اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالی کے غصہ اور ناراضگی پر پیش کردیا) دیکھیں : احکام اھل الذمۃ (1/441-442)۔

پنجم : اس اور کفار کے اسی طرح کے دوسرے تہواروں کی سادہ اور عام مسلمانوں کے لیے وضاحت اور بیان کرنا واجب ہے ، اور یہ بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ مسلمان شخص کو اپنے عقیدے اور دین کی حفاظت کے لیے ایسے معاملات کی تمیز کرنی چاہیے جو اس کے دین اور عقیدہ میں مخل ہوں ، اسی میں امت کی نصیحت اور بہتری و بھلائی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسے واجب کی ادائیگی ہے ۔

یوم محبت کے بارہ میں مسلمان علمائے کرام کے فتاوی جات :

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا فتوی :

سوال : ؟

کچھ عرصہ سے یوم محبت کا تہوار منایا جانے لگا ہے —اور خاص کر طالبات میں اس کا اہتمام زیادہ ہوتا ہے —جو نصاری کے تہواروں میں سے ایک تہوار ہے ، اس دن پورا لباس ہی سرخ پہنا جاتا ہے اور جوتے تک سرخ ہوتے ہیں ، اور آپس میں سرخ گلاب کے پھولوں کا تبادلہ بھی ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس طرح کے تہوار منانے کا حکم بیان کریں ، اور اس طرح کے معاملات میں آپ مسلمانوں کو کیا نصیحت کرتے ہیں ؟ اللہ تعالی آپ کی حفاظت فرمائے ۔

اس کے جواب میں شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

یوم محبت کا تہوار کئی ایک وجوہات کی بنا پر منانا جائز نہیں :

اول : اس لیے کہ یہ تہوار بدعت ہے اور شریعت میں اس کی کوئی دلیل اور اصل نہیں ملتی ۔

دوم : یہ تہوار دل کو اس طرح کے گرے پڑے امور میں مشغول کرتا ہے جو سلف صالحین رضی اللہ تعالی عنہم کے طریقہ کے مخالف ہے ، لھذا اس دن اس تہوار کی کوئی علامت اور شعار ظاہر کرنا حلال نہیں چاہے وہ کھانے پینے میں ہو یا لباس اور تحفے تحائف کے تبادلہ کی شکل میں یا اس طرح کسی اور شکل میں ہو ، اور مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے دین کو ہی عزیز سمجھے اور ایسا شخص نہ بنے کہ ہر کائیں کائیں کرنے والے کے پیچھے ہی نہ چلنا شروع کر دے ، میری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے ، اور ہمیں اپنی ولایت میں لے اور توفیق سے نوازے ۔ واللہ تعالی اعلم ۔

شیخ عبداللہ بن عبدالرحمن بن جبرین حفظہ اللہ کا اس تہوار کے منانے کے بارہ میں فتوی :

فضیلۃ الشیخ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ہمارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں کے درمیان کچھ عرصہ سے یوم محبت (ویلنٹائن ڈے) کے نام سے ایک تہوار منانا چل نکلا ہے ، جو ایک عیسائی بشپ کا نام ہے اور عیسائی اس کی تعظیم کرتے ہوئے ہر سال چودہ فروری کو اس کا تہوار مناتے ہیں ، لھذا اس تہوار کے منانے یا اس دن تحفے تحائف کے تبادلوں اور اس تہوار کو ظاہر کرنے کا حکم کیا ہے ؟ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر سے نوازے

شیخ حفظہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اول : اس میں کفار کی مشابھت اوران کی تعظیم کرنے والی اشیاء میں ان کی تقلید میں تعظیم کرنا اوران کے تہواروں اور عیدوں میں ان سے مشابھت ہے جوکہ ان کے دین میں شامل ہے اورحدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (جوکوئی بھی کسی قوم سے مشابھت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے)

سوم : اس کی وجہ سے بہت سارے فساد اور ممنوعات مرتب ہوتے ہیں جن میں لھو ولعب اور رقص و سرور اور موسیقی اور شر وفساد اوراکڑو بے پردگی و بے حیائی اور مرد وعورت کا آپس میں میل جول اوراختلاط یا پھر عورتوں کا غیر محرم مردوں کے سامنے نکلنا اوراس کے علاوہ بہت سارے حرام کام مرتب ہوتے ہیں ، یا پھر ایسے کام جو بے حیائی اور فحاشی کا وسیلہ اوراس کی ابتداء میں شامل ہونے والے کام بھی اسی سے مرتب ہوتے ہیں ، اسے بے غمی اور آسودگی وخوشحالی جیسی چھوٹی تعلیل سے اس کا جواز پیدا نہیں ہوجاتا ، اورجو اسے تحفظ سمجھتے ہیں وہ بھی صحیح نہیں ، لھذا نصیحت کرنے والے نفس کو چاہیے کہ وہ گناہ اوراس کے وسائل سے بھی دور رہے ۔

تواس بنا پر جب یہ معلوم ہوجائے کہ خریدار یہ تحفے تحائف اور گلاب کے پھول ان تہواروں اور عیدوں کے لیے خرید رہا ہے اوراسے ھدیہ میں دے گا یا ان کے ساتھ وہ اس دن کی تعظیم کرے گا تو یہ اشیاء فروخت کرنا بھی جائز نہیں ، تاکہ فروخت کرنے والا بھی اس بدعتی اور حرام کام میں شریک نہ ہوجائے ۔ واللہ تعالی اعلم ۔ اھ

مستقل فتوی کمیٹی (اللجنۃ الدائمۃ) کا فتوی ہے :

مستقل فتوی کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

بعض لوگ ہر سال چودہ فروری یوم محبت (ویلنٹائن ڈے) کا تہوار مناتے ہیں ، اوراس دن آپس میں ایک دوسرے کو سرخ گلاب کے پھول ھدیہ میں دیتے ہیں اور سرخ رنگ کا لباس پہنتے ہیں ، اوران میں سے بعض ایک دوسرے کو مبارکباد بھی دیتے ہیں ، اور بعض مٹھائی کی دوکانوں والے سرخ رنگ کی مٹھائی بھی تیار کرتے اوراس پر دل کا نشان بناتے ہیں ، اور بعض دوکاندار اپنے مال پر اس دن خصوصی اعلانات بھی چسپاں کرتے ہیں ، تواس سلسلے میں آپ کی رائے کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

مسلمان پر اس تہوار یا اس طرح کے کسی اور حرام تہوار میں اعانت کرنا حرام ہے وہ تعاون کسی بھی طریقہ سے ہو چاہے کھانے پینے یا خرید وفروخت یا کوئی چیز تیار کرکے یا ھدیہ اور تحفہ دے کر یا خط وکتابت کرکے یا اعلان کے ذریعہ ہو یہ سب کچھ گناہ اور اللہ تعالی اوراس کے رسول کی معصیت ونافرمانی میں تعاون کے زمرہ میں آتا ہے ، اور اللہ سبحانہ وتعالی تو یہ فرمارہا ہے :

{اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، لیکن گناہ اور دشمنی میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کیا کرو یقینا اللہ تعالی شدید سزا دینے والا ہے } ۔

اور مسلمان کے لیے ہر حالت میں کتاب وسنت پر عمل کرنا واجب ہے اور خاص کر فتنہ وفساد کے اوقات میں تواسے اس کا زیادہ اہتمام کرنا چاہیے ، اور مسلمان کو چاہیے کہ وہ ذہین وچالاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گمراہی اور ناراضگی کے کاموں سے بچ کر رہے اور نہ ہی وہ فاسقوں اور گمراہ اور جن پر اللہ تعالی کا غضب نازل ہوا ان لوگوں کے طریقہ پر چلے جنہیں اللہ تعالی کے وقار کا خیال ہی نہیں ، اور نہ ہی وہ اسلام قبول کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔

مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ ھدایت وراہنمائی کے لیے اللہ تعالی ہی سے التجا کرے اوردین اسلام پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرتا رہے ، کیونکہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی ھدایت نصیب کرنے والا نہیں اور نہ ہی اللہ سبحانہ وتعالی کے علاوہ کوئی اوردین اسلام پر ثابت قدم رکھنے والا ہے ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے ۔

اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء سعودی عرب ۔

آخر میں ہم اپنے بھائیوں کو مندرجہ ذیل نصیحت کرتے ہیں :

1- مساجد کے خطباء حضرات کو تنبیہ پر ابھارا جائے اور انہیں چاہیے کہ وہ لوگوں کو اس سے بچنے کی تلقین کریں ، اور امام مسجد کو بھی اس موضوع کی وضاحت کریں اور اس کے ساتھ ساتھ اس تہوار کے قریب آنے پر اسے مستقل فتوی کمیٹی کا فتوی اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کے فتوی کی کاپی بھی دی جائے تا کہ لوگوں کو اس کی وضاحت ہو سکے ، اور ہر شخص کو اپنی مسجد کے امام تک اس خبر کو پہنچانے کی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے ، اور یہ یقینی بات ہے کہ جب ہماری مساجد کے امام وخطیب حضرات بھائی یہ فتوی اور مقالہ پڑھ کر سنائیں گے تو وہ لوگوں کو بتانے سے بری الذمہ ہو جائیں گے ۔

2- ہر استاد اور استانی کے ذمہ یہ امانت ہے کہ وہ اس تہوار کی صورت کو اپنے شاگردوں کے سامنے وضاحت سے بیان کرے کیونکہ یہ لوگ کل اللہ تعالی کو جواب دہ ہونگے اس لیے انہیں چاہیے کہ وہ مستقل فتوی کمیٹی کے فتوی کے ذریعہ اس کی حرمت بیان کریں اور یہ سب کچھ اس تہوار کے آنے سے تقریبا ایک ہفتہ قبل ہونا ضروری ہے تا کہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں ۔

3- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اداروں اور اہل حسبہ (یعنی برائی کا مواخذہ کرنے والے ادارہ کے لوگوں) کو ایسی دوکانوں اور جگہوں کے متعلق بتایا جائے جو اس تہوار کے لیے تحفے تحائف فروخت کرتے ہیں یا ایسی تصویریں رکھتے ہیں جس میں تحفے کی شکل اور اسے پیک کرنے کا طریقہ وغیرہ بتایا گیا ہے ۔

4- اسی طرح ہر انسان کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اسے اپنے گھر میں بھی پورا کرنا چاہیے لھذا جس کسی کی کوئی بہن یا بھائی پڑھاتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اسے اس معاملہ کے بارہ میں آگاہ کرے ، کیونکہ بہت سارے لوگ اس تہوار کی ماہیت وشکل سے جاہل ہیں ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ مسلمانوں کی ہر گمراہی اور فتنہ وفساد سے حفاظت فرمائے ، اور انہیں ان کے نفسوں کے شر سے اور ان کے دشمنوں کی چالوں اور مکروں سے بچا کر رکھے ، یقینا اللہ سبحانہ وتعالی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے ، اللہ سبحانہ وتعالی اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں برسائے اور برکت عطا فرمائے ۔